رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے ایک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خطوکتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۴۸ | مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

۲۹ر نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چھوٹے گھر میں دختر متولد ہوئی۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اس تقریب میں سکولوں میں چھٹی منائی گئی۔

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ فیروزپور چار ماہ کی رخصت لیکر تشریف لائے ہیں

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت مبلغین کی ایک کلاس قائم ہوئی تھی۔ جسمیں شامل ہونیوالوں نے زیر تربیت مکرم میر محمد اسحٰق صاحب فاضل قریباً ایک سال تک مختلف مضامین پر تقریریں کر کے بہت فائدہ اٹھایا تھا۔ اب پھر اس کا اجرا ہوا ہے۔ جناب میر صاحب موصوف نے اسکی سرپرستی منظور فرمائی ہے۔ ۲۶ر تاریخ عصمت انبیاء پر آپ نے ایک نہایت عالمانہ اور

دلچسپ تقریر (باقی)

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ ۲ر نومبر ۱۹۲۰ء)

تمہارا سر کاٹ لیتی

انگلستان آزاد ملک ہے۔ اس کے باشندے آزاد خیال سمجھے جاتے ہیں۔ اور لاریب ایک حصہ انصاف پسند ہے۔ اور آزاد ہے مگر مسیحی تعصب نے یہاں بھی بعض لوگوں کو اندھا کر رکھا ہے۔ چنانچہ چند روز کی بات ہے۔ کہ ایک دوست اس عاجز کو .Y. M. C. A یعنی ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن میں لے گیا۔ وہاں پہلے ایک حبشی الاصل امریکن سے گفتگو ہوئی۔ جو مسیح کی موت کے اسلامی عقیدہ سے آگاہ ہو کر سخت جھنجھلایا اور کہنے لگا I would cut off your head if I could. اگر ہو سکتا۔ تو میں تمہارا سر کاٹ لیتا۔ کمرہ میں انگریز عورتیں بھی تشریف فرما تھیں۔ جنمیں مکان کی منتظمہ بھی موجود تھی۔ میں نے یہ خیال کر کے یہ انگریز عورتیں کالے برتے کی بات کو نفرت سے دیکھینگی ان کو مخاطب کر کے جملہ مذکورۃ الصدر دُہرایا۔ لیکن میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جبکہ میں نے ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کی نرم دل خیلا مسیحی بھیڑ کو نہایت متانت کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے ذیل کا جملہ کہتے سنا۔

"Yes! I would if I could."

اس سال سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ دسمبر مقرر ہوئی ہیں۔ اخبار خواں حضرات دوسرے بھائیوں کو اطلاع کردیں۔

ہاں اگر مجھ سے ہوسکتا۔ تو میں تمہارا سر کاٹ دیتی۔

احمدی کے پاس ایسی باتوں کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے ماتحت سوائے اسکے اور کیا ہوسکتا تھا کہ ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا کرتا ہوا واپس چلا آئے۔

اخوت افریقیہ

یونائیٹڈ افریقن برادرہوڈ نام ایک سوسائٹی افریقین لوگوں نے بنا رکھی ہے۔ حال میں اس کا ایک جلسہ ہمارے دوست احمد ابراہیم ٹامس کے مکان پر مقرر تھا۔ خاکسار بھی اس میں مدعو تھا۔ مقررین نے اپنی سیاسی جوش کے ساتھ تقریریں کیں۔ اور باہمی اتحاد و اتفاق قائم رکھنے اور سفید آدمی پر اپنی برتری ثابت کرنے کی تاکید کی۔ ایک امریکن حبشی نے دوران تقریر میں کہا کہ:۔

"یورپ کو علم مذہب اور تہذیب سب افریقہ نے دی ہے۔ اس براعظم کا نام تک بھی ہمارا دیا ہوا ہے۔ یورپ Land of no sun کے معنے ہیں۔ Europe بے سورج کی زمین ہیں اور چونکہ ہمارے لوگ سورج کی روشنی سے مستفیض ہونے والے قطعات ارض سے گئے تھے اسلئے اس سرد براعظم کو جہاں سورج کم نکلتا ہے۔ انہوں نے بے سورج کی زمین یا یورپ کہا"۔

جلسہ میں اس عاجز نے بھی مختصر سا وعظ کیا۔ اور ان لوگوں کو عیسائیت ترک کرکے اسلام لانے اخوت کا سبق پڑھنے اصلاح کرنے اور میانہ روی و تحمل و بردباری و محبت کے ساتھ بتدریج ترقی کرنے کی نصیحت کی۔ بہت سی یورپین عورتیں بھی جنہوں نے افریقین مردوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں۔ موجود تھیں۔ خدا کے فضل سے سب پر اچھا اثر ہوا۔

ایسٹ فنچلے میں لیکچر

لنڈن کے شمال میں فنچلے کا علاقہ ہے۔ وہاں کی ایک زنانہ سوسائٹی کی دعوت پر خاکسار بغرض تقریر گیا۔ سوسائٹی کا نام ہے "مجمع خواتین" Woman guild ویزلین گرجا کے ایک کمرہ میں جلسہ تھا۔ کوئی ۶۰ سے زیادہ مستورات تھیں۔ لیکچر کا مضمون What Britain and India owes to eachother.

"ہندوستان اور برطانیہ کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں"

اس تقریر میں خاکسار نے ان مفاد کا جو ہر دو ممالک نے ایک دوسرے سے اٹھائے ہیں۔ ذکر کیا۔ اور انگلستان کی سابقہ خدمات کا اعتراف کرکے حاضرین کو بتایا کہ ہندوستان اس نیکی کے عوض میں برطانیہ کو ایک Indian Prophet ہندوستانی نبی دیتا ہے۔ اور اسپر احمدیہ مشن اور حضرت جری اللہ کی تعلیم بیان کی۔ لوگوں نے اظہار خوشی کیا۔ اور احمدی لٹریچر حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔

وٹفورڈ میں لیکچر

مضافات لنڈن میں مرکز شہر سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک وٹفورڈ کا علاقہ ہے۔ وہاں کی ایک سوسائٹی نے تقریر کی دعوت دی تھی۔ اسپر عاجز ۲۰ نومبر کو وہاں گیا۔ مرد و عورتوں کی تعداد ایک سو سے زیادہ تھی۔ لیکچر کا عنوان Family life in India. "ہندوستان میں خانگی زندگی" تھا۔ اس تقریر میں خاکسار نے شادی۔ غمی۔ لباس۔ عادات کا ذکر کرتے ہوئے مذہب کا بھی ذکر کیا۔ اور آخر میں ان اصلاحات کا تذکرہ کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے ذریعہ ہندوستان میں ہوئی۔ اور ہو رہی ہیں۔ شادی و غمی پر عورتوں کے حقوق کی نسبت جو احکام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دئے ہیں۔ وہ بیان کئے۔ تقریر کامل ۱½ گھنٹہ رہی۔ اور سوال و جوابات میں مزید آدھ گھنٹہ صرف ہوا۔ سب نے متفقہ اظہار شکریہ کیا۔ اور تقریر کو پسند کیا۔ الحمد للہ۔

گھر پر تقریریں

کھلی ہوا کے اجلاس میں اور دوسری سوسائٹیوں میں تقریریں کرنے کے علاوہ گھر پر بھی برابر لیکچر ہوتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ایتوار کو احمدیہ لیکچر روم میں چودہری فتح محمد سیال کا لیکچر "مشرق و مغرب کا اتحاد" کے مضمون پر تھا۔ قابل مقرر نے نہایت عمدگی سے اپنے مضمون کو نباہا اور ثابت کیا کہ مشرق و مغرب کا اتحاد محض اسلام کے ذریعے ممکن ہے۔ صرف اسلام کی تعلیم ہی ایسی ہے۔ جس کے قبول کرنے سے مغایرت اور یگانگت اور امن پیدا ہو سکتا ہے۔ جناب چودہری صاحب نے فرمایا:۔

اس تقریر میں تین مذہب قابل ذکر ہیں:۔ ہندو مذہب عیسائیت اور اسلام ہندو مذہب نے ذات پات کو مذہب کا جزو قرار دیکر مساوات انصاف اور امن کی جڑ کاٹ ڈالی ہے۔ عیسائیت کے ماتحت یورپ میں تفریق شروع ہوئی۔ یورپ پہلے ایک ملک تھا اس لئے اقوام میں تقسیم ہوئی۔ قوموں کی تفریق کے بعد اقوام جماعتوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئیں۔ اور اسوقت مزدور پیشہ اور ساہوکاروں بڑے دولتمندوں اور زمینداروں کی آپس میں اس قدر دشمنی ہے۔ کہ ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں روس میں یہ کارروائی شروع ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو خود ہی متفرق ہو رہے ہیں۔ دنیا میں کس طرح اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔ ہندوستان میں عیسائیت سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ دیسی عیسائیوں اور انگریزوں میں کوئی اتفاق اور بھائی چارہ نہیں۔ اسی طرح چوہڑے عیسائیوں کو برہمن عیسائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ذریعہ بنی نوع انسان میں اتحاد اور امن قائم ہو سکتا ہے۔ اسلامی تمدن میں نہ تو ذات پات کا جھگڑا ہے۔ اور نہ جماعتوں کا آپس میں اختلاف اور دشمنی افراد اسلامی ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھتے ہیں۔

بعض معزز اور اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ لوگ زیر تبلیغ ہیں احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام کے نور سے منور کرے۔ اور ہماری کوتاہیوں کو نظرانداز کرکے ہماری دعاؤں اور محنت کو قبول فرمائے۔

معذرت

۲۹ نومبر کے اخبار کی دو کاپیاں تیار ہو چکی تھیں کہ کاتب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ مضمون لکھنے کے لئے فارغ کرنا پڑا جو حضور نے "ترک موالات اور احکام اسلام" کے متعلق رقم فرمایا ہے۔ اور جو ۲۶x۲۰ کے ۹۲ صفحات میں ختم ہوا ہے اسوجہ سے ۲۹ نومبر کا اخبار شائع نہیں کیا جاسکا۔ اور نہ اس پرچہ میں کچھ اضافہ کیا جاسکا ہے۔

(ایڈیٹر)

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۰ء

کیا مجرد رہنا معجزہ ہے؟

اسلام بڑے سے بڑے دشمن کی کسی خوبی کے اعتراف سے منع نہیں کرتا - بلکہ جس وسعت کے ساتھ اسلام میں اس امر کے متعلق تعلیم پائی جاتی ہے - اس کی نظیر کسی اور مذہب میں ہرگز نظر نہیں آتی - لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے - کہ ایک ایسا امر جسے اسلام ناجائز قرار دیتا ہو - اور اس سے روکتا ہو - اسی کے باعث ایک مسلمان کہلانیوالا کسی کی تعریف و توصیف کے پُل باندھے -

آریہ صاحبان نے سالہا سال سے سوامی دیانند کی تعریف و توصیف میں مُسلمانوں سے مضامین لکھا کر شایع کرنے کا انتظام کر رکھا ہے - ان مضامین میں اگر سوامی جی کی کسی ایسی خوبی کا اعتراف کیا جائے - جسے اسلام بھی خوبی قرار دیتا ہو تو کوئی حرج نہیں - لیکن افسوس کہ مسلمان مضمون نویس اسلام سے ناواقف ہونے کے باعث یا آریہ صاحبان کو خوش کرنے کے لئے ایسی باتوں کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں - جنہیں اسلام ہرگز جائز اور روا نہیں رکھتا -

چنانچہ اخبار پرکاش کے رشی نمبر میں ایک مسلمان گریجوایٹ صاحب کا مضمون "برہمچریہ برت اور سوامی دیانند" کے عنوان سے شایع ہوا ہے - جس میں انہوں نے سوامی دیانند کی مجردانہ زندگی کی انتہا تعریف کی ہے کہ اسے "انسانی طاقت کا ایک معجزہ" قرار دے دیا ہے -

وہ لوگ جن کے مذہب میں رہبانیت یعنی مجردانہ زندگی اختیار کرنے کی تلقین پائی جاتی ہو - اور اسے جائز قرار دیا گیا ہو - ان میں سے اگر کوئی سوامی جی کی ایسی زندگی کو معجزہ قرار دے - تو اسے معذور سمجھا جا سکتا ہے - لیکن ایک مسلمان کہلانیوالے کو اسے معجزہ کہنے کا ہرگز حق نہیں ہے کیونکہ اسلام رہبانیت کو بالکل لغو اور بیہودہ قرار دیتا - اور اسے لوگوں کا خود ساختہ ڈھکوسلا بتاتا ہے - چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے - رھبانیۃ ن ابتدعوھا ماکتبنٰھا علیھم کہ رہبانیت ہم نے مقرر نہیں کی تھی - بلکہ لوگوں نے خود بخود اختیار کر لی - اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لا رھبانیۃ فی الاسلام - اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے -

ہم نہیں سمجھ سکتے - رہبانیت کے متعلق اسلام کی اس تعلیم کے ہوتے ہوئے کس طرح کوئی مُسلمان مجردانہ زندگی کو معجزہ قرار دینے کی جرأت کر سکتا ہے -

سوامی دیانند کے برہمچریہ برت دھارن کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ "تاکہ وہ علائق دنیوی سے پاک ہو کر نفسانی محبت و مسرت کے سحر سے آزاد ہو کر اپنے سب سے بڑے اخلاقی - مذہبی اور انسانی فرض کو ادا کر سکیں" لیکن ہمارے نزدیک اصل میں قابل تعریف و توصیف وہ شخص ہے جو علائق دنیوی کے باوجود ہر قسم کے فرائض کو ادا کرتا ہو اور خود نمونہ بن کر دوسروں کی راہ نمائی کرتا ہے - ورنہ یہ کہاں کی منصفی ہے - کہ خود تو انسان ہر قسم کے علائق سے آزاد ہو جائے - نہ اُسے بیوی کا خیال ہو نہ اولاد کا فکر - نہ گھر کے اخراجات کی ضرورت ہو - نہ متعلقین کا بوجھ - مگر وہ لوگ جو اس قسم کے علائق میں گھرے ہوں - انہیں اپنے پیچھے چلنے کے لئے کہے - اور اپنی آزادانہ حالت کے خیالات کا پابند بنائے - ایسا شخص نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہے - کہ علائق کی پیچیدگیوں کو سلجھانے کے لئے کس قدر طاقت اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے - اور ایسا شخص نہیں سمجھ سکتا - کہ خاوند - عورت کے تعلقات کیسے نازک ہوتے ہیں - اور ان کی حفاظت و نگہداشت کے لئے کس قدر احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے - اسلئے اس کا کوئی حق نہیں ہوتا - کہ دوسروں کے لئے ان معاملات میں راہ نما بننے کا مدعی ہو - اور ان کے لئے ہدایات تجویز کرے -

اب دیکھئے سوامی دیانند نے مجردانہ حالت میں رہ کر مرد و عورت کے مخصوص تعلقات کے متعلق جو کچھ ارقام فرمایا ہے - وہ کہاں تک قابل عمل قرار دیا جا رہا ہے - مرد عورت کی دوبارہ شادی کی سخت مخالفت کرتے ہوئے اور اسے بہت بُرا قرار دیتے ہوئے سوامی جی نے اس کی بجائے نیوگ کی رسم کو جاری کرنا چاہا - اس کی تائید میں ویدوں کے حوالجات پیش کئے - اس کے متعلق نہایت مفصل ہدایات مرتب کیں - اور اس پر بہت ہی زیادہ زور دیا - لیکن اس پر علی الاعلان عمل کرنے کے لئے کوئی تیار نہ ہو سکتا تھا - اور نہ ہوا - کیوں؟ اسلئے کہ سوامی جی نے اس کا حکم تو فرما دیا تھا - اور اس کے طریق بھی مقرر کر دئے تھے - لیکن نہ صرف اس کے اثر اور نتیجہ سے ان کی اپنی ذات والاصفات بالکل مامون اور مصئون تھی - بلکہ انھیں چونکہ مجردانہ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے اس بات کا احساس ہی نہ تھا کہ ایک مرد اپنی بیوی کے متعلق کس قدر غیرت و حمیت کا جذبہ رکھتا ہے - اور یہ جذبہ کیسا مضبوط اور زبردست ہوتا ہے اس لئے وہ لوگ جنہیں یہ جذبہ پایا جاتا تھا - ان کے ارشاد کی تعمیل سے بالکل قاصر رہے

ہم پُورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر سوامی دیانند مجردانہ زندگی بسر نہ کرتے - بلکہ متاہلانہ حالت میں ہوتے - تو ممکن نہ تھا کہ نیوگ کی تعلیم کو اپنی کتاب میں درج فرماتے اور فطرت انسانی کے ایک مقدس جذبہ کو اس طرح آزمائش میں ڈالنے کی جرأت کرتے - لیکن چونکہ انہوں نے اس کوچہ میں قدم ہی نہ رکھا تھا - اس لئے وہ ان جذبات کے احساس سے معذور رہے - جو ایک پتی (خاوند) کو اپنی پتنی (بیوی) کے متعلق ہوتے ہیں -

پس اگر دوسری باتوں سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو سوامی جی کی مجردانہ زندگی کا یہی نتیجہ نہایت افسوسناک ہے -

مجردانہ زندگی کے نقصانات اس قدر وسیع ہیں کہ ہم نہیں سمجھتے - ان کی تشریح کرنے کی ضرورت ہے - مجرد رہنے والا شخص نہ صرف خدا کے ایک عطیہ کی بیقدری کر کے توالد و تناسل کے سلسلہ کی بربادی کا ارتکاب کرتا ہے - بلکہ وہ خود بھی مکمل انسانی اخلاق کا حامل نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس سے روکا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے - ورنہ اگر یہ کوئی خوبی کی بات ہوتی - اور اس سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا - تو اسلام کبھی اس کو ناجائز قرار نہ دیتا - اور

بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام جو تمام انسانی طاقتوں کو معجزانہ رنگ میں ظاہر کرنے کے مکمل نمونہ تھے۔ ہرگز اس کو نظر انداز نہ فرماتے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اپنی زبان مبارک سے منع فرمایا۔ بلکہ خود اس کے خلاف اس سے نفرت کا ثبوت دیدیا۔

اب اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر رہبانیت کو "انسانی طاقت" کا ایک "معجزہ" قرار دیتا ہے۔ تو وہ بالواسطہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سخت حملہ کرتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم نے نہ صرف یہ "معجزہ" نہیں دکھایا۔ بلکہ اس کے خلاف کیا۔ اور اس کو ناپسند فرمایا ہے۔

ہم نہیں سمجھتے۔ اگر آریہ صاحبان ان "مسلمان" صاحب سے انہی کی تحریر کی بنا پر یہ دریافت کریں کہ کیا آپ کے پیغمبر صاحب سے بھی انسانی طاقت کا یہ معجزہ ظاہر ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو سوامی جی کو اور نہیں تو اسی پہلو میں ان سے افضل ماننے تو وہ کیا جواب دے سکینگے۔

افسوس مسلمان خود مخالفین کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ اور ایسے امور کے متعلق موقع دیتے ہیں۔ جن کی حقانیت اور صداقت میں کسی سمجھدار انسان کو ذرا بھی تردد نہیں ہو سکتا۔

مرزائیت سے توبہ کے اعلان کی تردید

ہماری مخالفت جن بے ہودہ اور لغو طریقوں سے کی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ "مرزائیت سے توبہ" کے فرضی اور خود ساختہ اعلان اخبار میں شایع کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی وجہ موجودہ ایجی ٹیشن سے ہمارا علیحدہ رہنا قرار دیا جاتا ہے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا مستری عمر بخش انجن ڈرائیور کے نام سے ایک اعلان اخبار آفتاب میں شائع ہوا تھا۔ جس میں ان کے جماعت احمدیہ سے قطع تعلق کا ذکر کرنے کے بعد لکھا تھا کہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں ایک سو پچاسی روپے سات آنے کی جو رقم میں نے بھیجی تھی وہ خلافت کمیٹی بمبئی کو ادا کر دی جائے۔ لیکن جب تحقیقات کی گئی تو روپیہ کا بھیجنا تو الگ رہا اس نام اور پتہ کا کوئی شخص بھی کوہاٹ میں نہ پایا گیا اور یہ اعلان بالکل فرضی اور جعلی ثابت ہوا۔

اسکے متعلق امام جماعت احمدیہ نے خود ایک مضمون رقم فرمایا جس میں اس بناوٹی اعلان کی حقیقت ظاہر کرنے کے ساتھ ہی مسلمانوں کو نصیحت کی تھی۔ کہ اگر تم نازل شدہ مصائب اور آلام سے نکلنا چاہتے ہو۔ تو اس کا یہ طریق نہیں ہے کہ جھوٹ۔ فریب اور دھوکہ کی طرف مائل ہو جاؤ۔ بلکہ یہ ہے کہ خدا کی طرف جھکو اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔ ہر گند سے اپنے آپ کو پاک کرو۔

لیکن افسوس! مسلمانوں کی حالت اسقدر گر گئی ہے اور ان میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو کسی اچھی سے اچھی نصیحت پر بھی کان دھرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور نہ وہ اپنے اخلاق و عادات کی اصلاح کرنے اور جھوٹ۔ فریب اور دھوکہ کو ترک کرنے پر آمادہ ہیں۔

چنانچہ ۲۰ نومبر کے زمیندار نے "مرزائیت سے توبہ" کے عنوان سے حسب ذیل مضمون شایع کیا ہے۔

" جناب مرزا صاحب! السلام علیکم۔ میں نے مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور آج تک مرزائیت کو جملہ مذاہب سے اچھا خیال کرتا رہا۔ مگر آج آپ کے خط سے جس میں آپ نے مجھے مسئلہ خلافت اور عدم تعاون میں کسی قسم کا حصہ نہ لینے کی پُر زور ہدایت کی ہے سخت صدمہ پہنچا۔ آپ ایک طرف اسلام اسلام پکار رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے پیرؤوں کو اسلام کی خدمت سے منع کرتے ہیں۔ شرم نہیں آتی۔ میں آج یعنی ۱۴ نومبر ۱۹۲۰ء سے خدائے واحد کو شاہد کرتا ہوا مذہب مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم میرے دوسرے بھائیوں کو بھی ہدایت دے۔ کہ وہ اس گمراہی سے نجات حاصل کریں نیز آپ کو مطلع کئے دیتا ہوں کہ مبلغ پینتالیس روپے آٹھ آنے جو کہ میں نے مورخہ ۲۵ اکتوبر کو اشاعت مرزائیت و اسلام کیلئے بھیجے تھے۔ وہ یا تو مجھے واپس کر دیجئے یا پنجاب خلافت کمیٹی کو دیدیجئے۔ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ (خاکسار محمد عبدالکریم فرسٹ ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ملتان شہر)

"زمیندار" اگر اس مضمون کو شائع کرتے وقت یہی دیکھ لیتا کہ ایسا شخص جو "عدم تعاون" میں حصہ لینے سے روکنے کی وجہ سے اس مذہب کو ترک کر رہا ہے جسے آج تک وہ "جملہ مذاہب سے اچھا" خیال کرتا رہا۔ وہ خود گورنمنٹ سکول کا ملازم رہ کر عدم تعاون کو ناقابل عمل قرار دے رہا ہے تو اُسے اسکی اصلیت معلوم ہو سکتی تھی۔ لیکن "مرزائیت سے توبہ کا اعلان "زمیندار" کے پاس پہنچ کر اور وہ اسے اپنے خاص صفحات میں درج کرنے سے قبل ایک منٹ بھی اس پر غور کر سکے۔ ناممکن ہے۔ اسی لئے اس نے بے سوچے سمجھے شایع کر دیا۔ اسکی تردید میں ہمارے پاس حسب ذیل خط موصول ہوا ہے۔ جسے ہم درج کرتے ہیں:-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان شریف دام اقبالہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - بندہ کی نسبت اخبار زمیندار جلد ۷ نمبر ۱۶۹ مورخہ ۲۰ نومبر کالم اول صفحہ ۵ میں مرزائیت سے توبہ کے عنوان سے جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ محض کسی شخص کی بے ایمانی ہے اور صاف جھوٹ ہے۔ بندہ نے کوئی کسی قسم کا مضمون اخبار زمیندار میں نہیں دیا۔ اگر دیا ہے تو وہ میرا مضمون ثابت کریں۔ اور دکھا دیں۔ بندہ خدائے واحد کی قسم کھا کر یہ تحریر لکھتا ہے۔ کہ بندہ نے بالکل زمیندار کو نہیں لکھا۔ اور نہ کسی کو۔ یہ لوگوں کے بہکانے کے لئے شرارت کرتے ہیں۔ بندہ کا عقیدہ بدستور بفضلہٖ تعالےٰ اسی طرح ہے۔ جس طرح اس سے پیشتر تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب واقعی مسیح موعود تھے۔ اب تک میرا اُن پر ایمان ہے۔ اور خلیفہ اول مرحوم و خلیفہ ثانی کو اسی طرح مانتا ہوں۔ کہ واقعی خدا کی طرف سے بنائے ہوئے ہیں۔ اور میری بیعت بچپن سے ہے میرے والد صاحب مرحوم نے ہی ہماری طرف سے لکھ دیا تھا۔ پھر حضرت خلیفہ اول کی بیعت خود قادیان پہنچ کر بھی کی تھی اور خلیفہ ثانی کی بیعت بذریعہ خط کی تھی۔ اس کو اتنا ہی عرصہ ہوا۔ جتنا خلیفہ ثانی کی خلافت کو ہوا۔

اُمید کہ آپ ضرور یہ خط درج اخبار فرما دینگے۔"

(خاکسار عبدالکریم سیکنڈ ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ملتان) بقلم خود

اس خط سے ظاہر ہے کہ پہلا اعلان محض شرارت اور دھوکہ کے طور پر لکھا اور شایع کیا گیا ہے۔ کیا ہمارے مخالفین سمجھتے ہیں کہ اس طرح وہ ہمیں نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ خیال ان کا بالکل غلط ہے۔ دراصل وہ اپنے بگڑے ہوئے اطوار اور عادات کو ظاہر کر کے اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔

معارفِ قرآن

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہلا رکوع

کافروں کی طرف سے آیت کا مطالبہ

فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُوْنَ ٥ کافر ہمیشہ عذاب ہی مانگتے ہیں۔ میری تحقیقات ہے کہ جہاں کافروں کی طرف سے آیت کا مطالبہ ہوتا ہے وہاں عذاب ہی مراد ہے

بقیہ پہلا رکوع

(۱۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

انبیاء کے ساتھ انسانی حوائج

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥

اھل الذکر۔ یہی مسلمان اور اہل کتاب بھی مراد ہیں

تمام انبیاء جو گذرے ہیں۔ ان کو ماننے والی قومیں ان کو انسان ہی مانتی ہیں۔ لیکن تعجب ہے۔ جب بھی نبی پر کوئی بڑا اعتراض کیا گیا یہی کیا گیا ہے۔ کہ یہ کھاتا پیتا کیوں ہے۔ انسانی حوائج اس کے ساتھ کیوں لگے ہوئے ہیں اور کیوں اس کے کام جھٹ پٹ اور عجیب و غریب طرح سے نہیں ہو جاتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ پہلے انبیاء کو ماننے والوں سے پوچھ لو۔

انبیاء کے جسم کیسے ہوتے ہیں

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ٥ جو چیز کسی کے لئے نمونہ قرار دی جاتی ہے۔ وہ اسی جیسی ہوتی ہے اور اسی جیسی ہونی چاہیئے۔ خدا فرماتا ہے۔ جو نبی آئے وہ تمہارے جیسے ہی انسان تھے۔ ان کے جسم ایسے [illegible] تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے تھے۔ اور نہ وہ خالد تھے۔ خدا تعالیٰ تو انبیاء کے متعلق یہ فرماتا ہے۔ لیکن نبی جب کوئی چیز کھاتا ہے۔ تو مخالفین اعتراض کرتے ہیں کہ نبی ہو کر کیوں ایسا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے مخالفین بھی اسی قسم کے اعتراض کیا کرتے تھے۔

یہاں سے پتہ لگتا ہے کہ خالد کے یہ معنی نہیں کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ہو۔ بلکہ اس کے معنے لمبے زمانہ کے ہیں۔ پس خلود کے معنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ زمانہ کبھی کٹے ہی نہیں بلکہ ایک لمبا زمانہ مُراد ہے۔

دوسرا رکوع

(۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ٥

اور کتنی ہی بستیاں تھیں۔ جن کو ہلاک کیا کہ وہ ظالم تھیں اور ان کی جگہ دوسری قوم کھڑے کر دی۔

ظالم کے معنے ہیں وہ جو اپنے حقوق اور اپنی طاقتوں کو غیر محل استعمال کرتا ہے۔ یا ایک حقیقت کسی کی طرف منسوب کرنی چاہیئے۔ مگر نہ کرے۔ تو وہ ظالم ہے یا ایک بات کسی میں نہیں ہے۔ وہ اس کی طرف منسوب کرے۔ وہ بھی ظالم ہے

تمام بدیاں انہی باتوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ہر ایک طاقت کو اپنے موقع اور محل پر استعمال کیا جائے۔ تو نقصان دہ نہیں ہوتی۔ نقصان کا موجب وہی بات ہوتی ہے جو بے جا طریق سے استعمال کی جاتی ہے۔

وہ بستیاں جنمیں رہنے والے اپنی طاقتوں کو بے جا اور بے محل استعمال کرکے ظالم بن گئے تھے۔ ان کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اور ان کی جگہ دوسری قوم کو کھڑا کر دیا۔

جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ۔ جن لوگوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ ان کی حالت بیان فرمائی کہ ہم نے ان کی جڑوں کو کاٹ دیا۔ اور خامدین۔ وہ بجھی ہوئی آگ کی طرح ہو گئے۔ یعنی ترقی کرنے اور بڑھنے کا مادہ ان میں نہ رہا۔ امنگیں اور ترقی کی خواہش مٹ گئی جن قوموں پر خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ ان کی یہی حالت ہوتی ہے۔

(۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

اللہ پر ایمان لانے والے دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے چلے آئے ہیں۔ کئی تو ایسے ہوتے ہیں [illegible] کے قائل ہی نہیں۔ مگر جو مانتے ہیں وہ دو طرح [illegible] بعض تو ایسے ہیں۔ جو خدا کو تو مانتے ہیں۔ مگر اس کا [illegible] سے تعلق نہیں مانتے۔ اور نہ وہ انبیاء کے آنے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو انبیاء کی تعلیموں کے ماتحت چلتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ نہ صرف اس دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ اس کے ہر کام کو وہی چلاتا ہے۔ اور کوئی کام اس کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا۔ ان کی بھی آگے کئی قسمیں ہیں۔ مگر اصل میں یہی دو گروہ ہیں اب ایک اور گروہ نکلا ہے۔ گو وہ بالکل نیا نہیں۔ مگر اب زور سے نکلا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ خدا ہے تو سہی۔ لیکن خالق نہیں۔ مادہ خود بخود جڑ جاتا ہے۔ اور یہ آریوں کا گروہ ہے۔ جنھوں نے دہریوں اور خدا کے ماننے والوں کے درمیان درمیان قدم اٹھایا ہے۔

انبیاء کا انکار کرنیوالے کون ہوتے ہیں؟

انبیاء کا انکار کرنے والے ہمیشہ وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو متکبر ہوتے ہیں۔ نبی چونکہ دنیاوی لحاظ سے کوئی بڑا درجہ نہیں رکھتے۔ اسلئے ان کی اطاعت کرنا وہ دو بھر سمجھتے ہیں۔ اسلئے نبی کی ضرورت سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ اور کہدیتے ہیں کہ نبی کی ضرورت ہی کیا ہے خدا خود ہی ہر انسان کے دل میں ہر بات کے متعلق علم ڈال دیتا ہے۔ کبھی نہیں ہوا کہ کبھی ایجاد کے متعلق الہام ہوا ہو یا کسی نئی بات کے لئے الہام ہوا۔ بلکہ تجربہ سے آہستہ آہستہ ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح شریعت کے مسائل کو بھی انسان خود آہستہ آہستہ بنا لیتا ہے۔ اسلئے دین کے لئے [illegible] کی بھی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے [illegible] وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ

اگر الہام کا سلسلہ نہیں۔ تو انسان کی پیدائش ہی لغو اور بے فائدہ ہے۔ اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب لغو ٹھہرے

دینی اُمور میں انسان کیوں آزاد نہ رکھا گیا

اس امر کا جواب کہ خدا نے انسان کو دینی اُمور میں کیوں آزاد نہ چھوڑ دیا کہ تجربہ اور کوشش اور تحقیق سے دینی مسائل بھی معلوم کر لیتا۔ یہ ہے کہ دنیاوی اُمور کا تجربہ کئی قسم کے نقصان اُٹھا کر اور کئی لوگ محروم رہ کر کرتے ہیں۔ اور کئی یونہی ناکام چلے جاتے ہیں۔ اب اگر روحانی اُمور کا انحصار بھی انسانوں کے تجربوں پر ہی رہتا۔ تو ان کے متعلق بھی ایسا ہی ہوتا۔ اور جو لوگ اس حالت میں مر جاتے وہ ہمیشہ کے لئے گھاٹے اور نقصان میں پڑے رہتے اسلئے اللہ تعالےٰ نے دینی اُمور کو انسان پر نہیں چھوڑا۔ بلکہ خود ان کو بیان فرما دیا ہے۔

زمین و آسمان کھیل کے طور پر نہیں بنائے گئے

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے آسمان و زمین بچوں کے کھیل یا تمسخر اور ہنسی کے طور پر نہیں بنائے۔ اس کی دلیل دیتا ہے:-

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

مفسرین اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ اگر ہم ان کو کھیل کے طور پر پیدا کرتے۔ تو اپنے پاس رکھتے۔ کیونکہ کھیل کی چیز پاس رکھی جاتی ہیں (۲) یا کہتے ہیں۔ لھو کے معنے بیٹا ہیں اور خدا کہتا ہے۔ اگر کوئی بیٹا بنانا ہوتا۔ تو ہم اپنی جنس کا بناتے نہ کہ انسان بناتے۔ (۳) بعض یہ معنے کرتے ہیں۔ لھو کے معنی عورت یا عورت مرد کا خاص تعلق ہے۔ اسلئے کہتے ہیں کہ خدا کہتا ہے۔ اگر مجھے عورت بنانی ہوتی یا ایسا تعلق رکھنا ہوتا۔ تو اپنی جنس سے رکھتا۔ نہ کہ انسان کی جنس سے۔ گو یہ معنے درست ہوں۔ مگر میرے نزدیک آگے پیچھے کو دیکھ کر اور ہی بات معلوم ہوتی ہے۔ آگے ذکر ہے کہ ہم حق کے ساتھ باطل کو کچلتے ہیں۔ اس کا بیٹے یا عورت سے کچھ تعلق نہیں معلوم ہوتا۔

میرے خیال میں اسکے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے لئے جو یہ دنیا کا کارخانہ ہم نے بنایا ہے۔ اور جس سے انسان اتنا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اس کو کیا ہم نے لغو ہی بنایا۔ ہنسی اور تمسخر کے طور پر ہی بنایا ہے۔ اگر اسی لئے بنایا ہے۔ تو کیا ہم اپنی ہی ذات سے تمسخر کرتے ہیں۔ یہ تو کوئی عقل مند نہیں کرتا۔ پس ہم ایسا نہیں کرنیوالے۔ ہم نے ہنسی اور تمسخر کے طور پر یہ سب کچھ نہیں بنایا۔

اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ۔ کے دو معنے ہیں (۱) اگر ہم ایسا کرتے (۲) یا یہ کہ ہم ایسا نہیں کرنیوالے۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۔ فرمایا۔ ہماری سُنت ہے کہ باطل کے اُوپر حق بھیجا کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ لوگوں کو گمراہی میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب باطل پھیل جاتا ہے۔ اسوقت ہم حق یعنی اپنا کلام بھیجتے ہیں۔ جو باطل کو کچل دیتا ہے۔ اب بھی ایسا ہوا ہے۔ اسوقت جبکہ باطل پھیل گیا تھا۔ کس طرح خدا تعالےٰ اپنی پہلی سنت کو چھوڑ دیتا۔ اور حق کو نہ بھیجتا۔ پس باطل کُچلا جاتا ہے۔ اور وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ تعلق رکھیں گے۔ اور خدا کی باتوں کے مقابلہ میں ہنسی اُڑائینگے۔ باتیں بنائینگے۔ وہ بھی کچلے جائینگے۔ اور ان کے لئے ہلاکت ہو گی۔

خدا تعالیٰ کی باتوں پر ہنسی اُڑانا سخت بُرا ہے

خدا تعالےٰ کی باتوں کے ساتھ ہنسی اُڑانا بہت خطرناک فعل ہے۔ اس کا بڑا خطرناک نتیجہ نکلتا ہے۔ عام طور پر لوگ حدیث اور قرآن کے غلط سلط معنی کر کے ان پر جم جاتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں ہم تو ہنستے تھے۔ گویا ہنسی کے لئے ان کے پاس خدا اور رسول کا کلام ہی رہ گیا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ایسے لوگوں پر سخت عذاب نازل ہو گا۔

(۲۵۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

دُنیا میں کوئی شخص اپنی چیز کو تباہ نہیں کرنا چاہتا۔ اگر عقل مند ہو۔ ہاں بے وقوف یا پاگل اپنی چیز کو ضائع کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ زمین آسمان میں جو کچھ ہے وہ خدا کا ہے۔ جب یہ سب کچھ خدا کا ہے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ یونہی انسانوں کو تباہ ہونے دیگا۔ اور ان کے لئے ہدایت انتظام نہ کریگا ۔

شاعر اپنے کلام کو زور دار بنانے کے لئے بغیر حقیقت کے یہ باندھتا آیا ہے کہ اچھا ہوں یا بُرا۔ تیرا ہی بندہ ہوں۔ لیکن یہ بالکل سچی بات ہے۔ انبیاء اور خدا کے پیاروں نے بھی اس کو مانا ہے۔ اور حقیقتاً مانا ہے۔ تو جو کچھ دنیا میں ہے سب خدا کا ہی ہے۔ پس وہ یونہی تباہ نہیں کرے گا۔ اس نے لوگوں کی اصلاح کے لئے نبی بھیجا ہے۔

خدا کے بندوں کی تعریف

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ جو خدا کے بندے ہوتے ہیں انہیں تکبر نہیں ہوتا۔ اور وہ خدا کے نبیوں کا انکار نہیں کرتے اور نہ وہ خدا کے احکام کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اور نہ تھک کے بیٹھ جاتے ہیں۔

گویا نہ تو انکی ایسی حالت ہوتی ہے کہ نبی کا مقابلہ ہی کرتے چلے جائیں اور ماننے سے انکار کر دیں اور نہ یہ کہ ایک وقت جوش میں آ کر مان لیں لیکن پھر چھوڑ دیں یا مُنہ سے تو ماننے کا اقرار کریں لیکن عملی طور پر کچھ نہ کریں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝ وہ صبح و شام خدا کی حمد اور تسبیح میں لگے رہتے ہیں وہ رکتے نہیں ان میں سُستی نہیں پیدا ہوتی وہ کمزوری نہیں دکھاتے۔ وہ ترک نہیں کرتے۔

تعدد آلہہ سے فساد لازمی ہے

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۔ اگر آسمان زمین میں خدا کے سوا اور معبود بھی ہوتے۔ تو یہ تباہ ہو جاتے۔ انمیں فساد پڑ جاتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ الٰہ کے معنے ہیں۔ وہ ہستی جس کی عبادت کی جائے۔ اور عبادت کہتے ہیں۔ انتہائی درجہ کی محبت انتہائی درجہ کا تذلل اور انتہائی درجہ کی اطاعت کرنا۔ اور ایسی ہستی ایک ہی ہو سکتی ہے۔ دو نہیں۔ کیونکہ ایسی ہستی وہی ہو سکتی ہے۔ جو من کل الوجوہ کامل ہو۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ ایک ہستی نہ ہو بلکہ دو ہوں۔ اور دونوں کی ایک ہی جیسی طاقتیں ہوں۔ اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ تو پھر دونوں کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیوں ایک ہی نہ ہو۔ اور اگر کچھ طاقتیں ایک میں ہوں۔ اور کچھ دوسری میں۔ تو وہ اپنی اپنی ذات میں کامل نہ ہوئیں۔ اور ان کی آپس میں لڑائی ہو گی۔ کیونکہ جب ایک کی رائے دوسرے کے خلاف ہو گی۔ تو یہی لڑائی ہے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پس اللہ تعالیٰ ایسی بے ہودہ باتوں سے پاک ہے کہ اس کا کوئی ساتھی ہو ۔ (باقی آئندہ)

حضرت مخبر صادق صلعم کی پیشگوئی ہندو مُسلم اتحاد کے متعلق

خیر خواہان قوم و ملت نے مدت مدید کے غور و خوض اور متواتر ناکامیوں اور پے درپے مصائب شدید کے جھیلنے کے بعد اگر آیندہ بہبود کا کوئی علاج تجویز کیا ہے۔ تو وہ ہندو مسلمانوں کا اتحاد ہی ہے اور بس۔ ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک جس سُرعت کے ساتھ یہ تحریک خواص و عوام طبقوں میں اپنا کام کر رہی ہے۔ وہ باخبر اصحاب سے پوشیدہ نہیں۔ اتحاد کا عملدر آمد شروع شروع میں تو اسی حد تک سُنا گیا تھا۔ کہ بعض افراد نے ایک برتن میں بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔ یا ایک گلاس میں پانی پی لیا۔ یا اس سے ذرا نمایاں طور پر یوں کہ دسہرہ کے دن مسلمانوں نے ہندو احباب کی جل پان سے تواضع میں سبقت کی۔ تو اہل ہنود نے محرم کے موقعہ پر کئی پانی شربت کی سبیلیں جاری کر دیں۔ بلکہ اگلے ہی دن کسی لاہور کے اخبار۵ میں میری نظر سے گذرا تھا کہ مولوی عبد الغفور پشاوری کے وعظ سے ہندو مسلمان بڑے متاثر ہوئے۔ اور ایک موقعہ پر جب کسی دھرم سالہ میں وعظ ہو رہا تھا۔ تو مولوی صاحب نے نماز مغرب کے لئے دھرم سالہ سے باہر جانا چاہا۔ ہندوؤں نے کمال بے تعصبی سے اجازت دے دی۔ کہ اسی جگہ نماز پڑھ لو۔ چنانچہ وہیں فریضہ نماز ادا کیا گیا۔ اگر اسی طرح کسی موقعہ پر کسی مہاتما جی یا لالہ جی کو بھی کسی مسجد میں لیکچر دینے دیتے ہوں کی پُوجا پاٹھ کرنا کرانا منظور ہوا۔ تو خدا جانے مسلمان بھی ان کو اجازت دے دینگے یا نہ؟ ہندو اپنی جگہ اس اتحاد پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ تو مسلمان ان سے بھی زیادہ خوشی سے پھُولے نہیں سماتے۔ اور ایک شاندار مستقبل کے خواب ابھی سے دیکھ رہے ہیں۔ گو محض دوسروں کے بھروسہ پر اپنی کامیابیوں کا دارومدار رکھنا دانشمندی سے سراسر بعید ہے بقول سعدی رحمتہ اللہ علیہ ؎

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بہ پائے مردئی ہمسایہ در بہشت

بحیثیت مُسلمان ہونے کے ہمیں ہندو صاحبان کو کہنے سُننے کا تو کوئی حق نہیں ہے۔ البتہ مسلمانوں کو جنہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہے۔ کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ ایک حدیث شریف کا مضمون گوش گذار کرینگے۔ جو بطور پیشگوئی کے ہے۔ اور جو میری رائے میں اسی اتحاد ہندو مسلم کے متعلق ہے۔ ممکن ہے۔ میری رائے صائب ہو۔ لیکن اگر واقعی میری غلطی ہو۔ تو مجھ کو براہ کرم مخالفت کرنیوالے اصحاب اس سے مدلل طور پر آگاہ ضرور فرما دیں۔ اسپر میں اپنی رائے اور اجتہاد سے رجوع کر لوں گا۔ لیکن اگر میری رائے درست ہے۔ تو جملہ متبعان سنت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لازم ہے۔ کہ وہ اس حدیث پر غور کریں۔ جو بطور پیشگوئی کے ہے۔ اور تیرہ سو ۱۳۰۰ سال کے بعد نہایت صفائی سے پُوری ہو گئی ہے۔ اور بعد غور کے سختی کے ساتھ اسپر عمل پیرا ہو جائیں۔ چاہے ادھر کی دُنیا اُدھر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے:۔ عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ×× ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من اُمتی بالمشرکین ×××× رواہ ابوداؤد والترمذی مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن۔

(ترجمہ) ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہا اس نے فرمایا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ میری اُمت کے کتنے ایک قبیلے مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں۔

اب سب سے پہلے یہ امر غور طلب ہے۔ کہ یہ حدیث صحیح اور مستند ہے یا نہیں؟ پھر فرمائیے کہ کیا ہندو صاحبان خواہ ان کے رُوح اور مادہ کو انادی ماننے والے آریہ ہوں یا ساتن دھرمی ٹھاکر دوں اور عناصر کی پُوجا کرنیوالے خدائے واحد لاشریک لہٗ کے ساتھ ذات و صفات میں ماسوی اللہ کو شریک گردانتے کے باعث اسلامی اصطلاح میں مشرک ہیں یا نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو انما المشرکون نجس کے ارشاد قرآنی کے مطابق کب مومنین کے موالات کے اہل ہو سکتے ہیں؟ پھر جس طرح کا اتحاد دو بڑی اقوام ہند میں اس چودہویں صدی میں آکر ظہور پذیر ہوا ہے۔ جو از روئے شہادت فتن و شرور قیامت سے نزدیک تر ہے۔ کیا پیشتر بھی کبھی ہو چکا ہے۔ جسپر اطلاق اس حدیث کا صادق آسکے؟ پھر جو اتحاد کہ موجب قیام قیامت ہے آیا وہ مبارک ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ دوسری حدیثوں میں آیا ہے۔ لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الخلق۔ رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ باب لا تقوم الساعۃ فصل اول یعنے قیامت قائم نہ ہوگی۔ مگر بدترین خلق کے اُوپر۔ باوجود اس کے مسلمان اس اتحاد کو کس طرح اپنے حق میں خیر و برکت کا باعث جانتے ہیں۔ اور جو اس کی مخالفت کرے اس کو الٹا مخالف اسلام اور بد اعتقاد مانتے ہیں والسلام علے من اتبع الہدیٰ۔

عاجز خادم حسین۔

۵ اخبار زمیندار میں شائع ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

حسن نظامی صاحب پر چند ضروری سوال

۱۔ آپ نے اپنی نئی تالیف رسالہ "امام الزمان کی آمد" میں لکھا ہے کہ "قیامت میں گیارہ برس باقی ہیں"۔ یہ اگر محض توردین کا ڈھکوسلا ہے۔ تو آپ نے اسے اتنا قابل وثوق کیوں سمجھا کہ بہت سے اکابر ملک و ملت کو بلکہ تمام مسلمانان عالم کو اس کی بناء پر یہ بشارت ودعوت دینا اپنا فرض بتلایا کہ ظہور امام مہدی کا وقت قر... آگیا۔ اور اگر درحقیقت آپ کا اپنا بھی یہی عقیدہ ہے۔ تو دین کا ڈنکا بجانے کے وہ چالیس سال کہاں غت ربود ہوئے۔ جو عام عقیدہ اہل اسلام کے مطابق امام موعود کے لئے مقرر ہیں؟

۲۔ "ظہور امام کی خبر کو ملکی انقلاب و خونریزی و فساد کی تحریک تصور نہ کرنے" کی تاکید بادشاہ وقت کو تو آپنے رسالہ کے آخر میں فرما دی۔ مگر اپنے ان ہم مشرب مسلمانوں

کو کس طرح تسلی دینگے - جو خونی مہدی کے انتظار میں سخت بے قرار ہیں - اور "امن و اطمینان کی دولت" لینے کو ہرگز تیار نہیں -

۳ - بالفاظ آپ کے "امام الزمان کی آمد کے لئے جو علامات مقرر تھیں - سب پوری ہو گئیں - اب ان کے آنے میں کچھ بھی دیر نہیں" تو آخر وہ کب تک ظہور فرما ہونگے - کامل چھ مہینے تو آپ کے رسالہ کی اشاعت پر بھی بیت لئے -

۴ - "ظہور امام مہدی کی آخری اطلاع" میں آپ فرماتے ہیں کہ انتظار کا وقت ختم ہو گیا اور ظہور کا وقت آ گیا - اور "ظہور امام الزمان کا یہی زمانہ ہے" - اس میں "یہی" کا معاملہ طلب ہے - ذرا اسکی تشریح فرما دیں کہ غریب مسلمانوں کو گذشتہ ششماہی کی طرح خدا جانے اور کتنے مہینے یا سال نہیں بلکہ صدیاں اس طفل تسلی کے سہارے یہود کی طرح کاٹنے میں گونہ سہولت ہو -

۵ - "حضرت امام کے خیر مقدم کے لئے دنیا بھر کے تاجداروں علماء مشائخ و مجتہدین اور سیاسی لیڈروں کو تیار" کرتے ہوئے آپ نے کیا فرمایا کہ "تیاری قتل و جہاد کی نہیں" - کیا یہ آپ کا اور ان سب کا متفق علیہا عقیدہ نہیں کہ آپ کے امام حسب بزور شمشیر کفار کو سیدھا کرینگے - اور ایڈیٹر پرافتاب نیوز کی اس پیشگوئی کی تائید و توثیق آپ نے کس خیال سے کی ہے - کہ "وہ تمام دنیا کی بڑی سلطنتوں کا خود مختار بادشاہ ہو جائیگا"؟

۶ - سلسلہ احمدیہ کو آپ اپنی تحریروں میں قابل التفات بھی نہیں سمجھتے - اور پھر اس کے امام محترم کو رسالہ کے آخر میں دعوت کیا سمجھ کر دیتے ہیں؟ اور لطف یہ کہ ایک ہزار رسالہ بقول خود مفت تقسیم کرتے ہوئے ادھر ایک کاپی بھی بھیجنے کی توفیق نہیں ہوتی - کہیں یہ "ہزار" کوکوں والا "لکھ" تو نہیں؟

۷ - جو لاکھوں آدمیوں کی جماعت یہ مانتی ہے کہ امام زمان آچکا اور اس کے زبردست دلائل عقلی و نقلی کا آج تک آپ کے علماء سے جواب نہیں بن پڑا - کیا اس کا حق نہیں کہ آپ اسے موجودہ عقیدہ سے ہٹا کر اپنے مزعومہ ظہور کی معقولیت سمجھائیں - کیا خدا کے حضور بھی آپ "ناقابل التفات" کہہ کر صاف چھوٹ جائینگے؟ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

احمد حسین - فرید آبادی

نبوت حضرت مسیح موعود ؑ

میں جب اسلامی دنیا کی تاریخ پڑھتا ہوں یا جب مسلمانوں سے تبادلہ خیالات کرتا ہوں تو مجھے ثابت ہوتا ہے کہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک بعض انبیاء تو حامل شریعت تھے - اور بعض نبی اپنے سے پہلے کسی نبی کی شریعت کے پیرو تھے اور خود کوئی نئی شریعت نہ لائے تھے - مگر معتزلہ کے نزدیک جس قدر انبیاء گذرے ہیں - وہ تمام حامل شریعت تھے - چنانچہ منشی غلام حیدر صاحب پنشنر ہیڈ ماسٹر منشی محلہ لائل پور مصنف ٹریکٹ نامہ حیدری سال سنہ ۱۹۱۳ء ٹریکٹ مذکور میں لکھتے ہیں - کہ غیر تشریعی نبوت کا مسئلہ احمدی لٹریچر میں ایجاد ہوا ہے - دوم - معتزلہ کی نسبت امام نووی شرح مسلم میں بصفحہ ۴۰۳ جلد ثانی میں لکھتے ہیں "معتزلہ اور جہمیہ اور ان کے ہم مشربوں × × کا یہ خیال ہے کہ وہ احادیث جن میں نزول مسیح کا ذکر ہے - اس آیت کے مخالف ہیں جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کا خاتم کہا گیا ہے - اور اس قول نبوی کے مخالف ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا - اور مسلمانوں کے اس اجماع کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا - اور آپ کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی" اس کی تردید میں امام نووی شرح مسلم میں بصفحہ مذکور لکھتے ہیں "مگر ان کا ان دلائل سے استدلال ایک فاسد استدلال ہے کیونکہ کسی حدیث میں یہ نہیں آیا - کہ حضرت عیسیٰ ایسے نبی ہو کر آئینگے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ کرینگے - یہ بات نہ ان احادیث نزول میں ہے - نہ کسی اور حدیث میں - بلکہ کتاب الایمان میں گذر چکا ہے کہ وہ حاکم عادل ہو کر آئینگے - ہماری ہی شریعت پر عمل کرینگے - اور اسی شریعت کے ان امور کو زندہ کرینگے - جن کو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہو گا"

یہ اہلسنت والجماعت کے صحیح عقائد ہیں - زرقانی شرح مواہب لدنیہ صفحہ ۵۰۳ جلد اول میں لکھتے ہیں - التوراۃ فیہا ما فی الانجیل من فقط نصائح اور کچھ اور تیر) - روح المعانی جلد ۴ صفحہ ۲۴۶ تعبد ہٰرون بشریعۃ موسیٰ مع کونہ نبیا "

حضرت ہارون باوجود نبی ہونے کے شریعت حضرت موسیٰ کے فرمانبردار تھے -

اب میں اس مسئلہ کے متعلق اپنی تحقیقات بیان کرتا ہوں - اللہ تعالےٰ جو کہ عالم الغیب ہستی ہے - فرماتا ہے - ثم اٰتینا موسی الکتٰب تماما علی الذی احسن وتفصیلا لکل شیٔ وھدًی ورحمۃً لعلھم بلقاء ربھم یؤمنون وھٰذا کتٰب انزلنٰہ مبٰرک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون -

۲ - ومن قبلہ کتٰب موسیٰ اماما ورحمۃ ط وھٰذا کتٰب مصدق لسانا عربیا لینذر الذین ظلموا وبشرٰی للمحسنین ○

۳ - قالوا یٰقومنا انا سمعنا کتٰبا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یھدی الی الحق والی طریق مستقیم ○

۴ - افمن کان علٰی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتٰب موسیٰ اماما ورحمۃ ط

ان آیات سے واضح ہوتا ہے - کہ قرآن مجید سے پہلے کتاب حضرت موسیٰ ہی کی تھی - جسمیں شریعت تھی - اور کوئی نبی بنی اسرائیل میں حامل شریعت نہ تھا -

دوئم - حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :- "واما عیسٰی فھو من خدام الشریعۃ الاسرائیلیۃ ومن انبیاء سلسلۃ موسیٰ - وما اوتی لہ شریعۃ کاملۃ مستقلۃ ولا یوجد فی کتابہ تفصیل الحرام والحلال والوراثۃ والنکاح ومسائل اخرٰی والنصارٰی یقرون بہ الخ اعلان مشمولہ خطبہ الہامیہ صفحہ ۶

اور اما عیسٰی - پس وہ خدام شریعت اسرائیل سے اور انبیاء سلسلہ موسیٰ سے ہے - اور نہیں دیگئی یعنے حضرت عیسیٰ کو شریعت کاملہ مستقلہ - اور نہیں پائی جاتی اس کی کتاب میں تفصیل حرام اور حلال اور وراثت و نکاح و دیگر مسائل کی - اور نصارٰی کو اس بات پر اقرار ہے - الخ

حاشیہ میں حضور فرماتے ہیں :- " وان النصارٰی قد اتفقوا ان عیسٰی بن مریم ما اتاھم بالشریعۃ واناکتب ھٰھنا شھادۃ حی - ای لیفرائے الذی ھو لیشب لاھور اعنی امام قسوس الخ

اور تحقیق نصارٰی متفق ہوئے ہیں - اوپر اس بات کے کہ عیسیٰ بن مریم نہیں لایا ان کے پاس شریعت اور میں نے لکھ دی ہے اسجگہ شہادت

بجے - اے لیفرائے بشپ لاہور کی - جو امام ہے نصاری کا الخ

ترجمہ - از مقام بشپس بورن - واقعہ لاہور - مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۱ء

جناب خداوند یسوع مسیح ہرگز شارع نہ تھا - جن معنوں میں حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا - جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے اُمور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا وغیرہ - کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے - تو اسپر ضرور ظاہر ہو جائیگا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا "

دستخط - جے اے لیفرائے بشپ لاہور نقل از خطبہ الہامیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :- " حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک ذرہ بھی مناسبت نہیں - نہ وہ پیدا ہو کر یہودیوں کے دشمن کو ہلاک کر سکے اور نہ وہ ان کے لئے کوئی نئی شریعت لائے - الخ

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۹

مولوی حکیم فضل الدین صاحب مرحوم فرماتے ہیں :- " ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا - کہ قرآن مجید موجود - احادیث موجود - جن سے دیکھ کر انسان عملدرآمد کر سکتا ہے - تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے - حالانکہ مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ کسی نئی شریعت کا نہیں کیا - میں نے کہا - حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے - (اور وہ بائبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسوی تھے - ان کے پاس تورات - طالمود وغیرہ کتابیں موجود تھیں "

(۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء - بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ صفحہ ۸)

مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی بجواب مصنف ٹریکٹ نامہ حیدری ۱۹۱۳ء فرماتے ہیں :- " حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء گذرے - وہ تمام اس نبوت مبشرات کے ساتھ ممتاز کئے گئے - کیونکہ نبوت احکام کی بنی اسرائیل میں تورات پر ختم ہو گئی تھی "

(تشحیذ الاذہان - امت محمدیہ میں نبوت - اکتوبر ۱۹۱۳ء)

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے - کہ آیا مولوی محمد علی صاحب کے موجودہ اعتقادات جن کی وہ النبوۃ فی الاسلام اور دیگر تصانیف میں اشاعت کرتے ہیں - قرآن کریم کی تعلیم ائمہ سلف صالحین اہل سنت والجماعت اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں یا کہ فرقہ ضالہ معتولہ کی تائید کرتے ہیں - مولوی صاحب صفحہ ۴۳ و ۵۶ النبوۃ فی الاسلام میں لکھتے ہیں " مثلاً بنی اسرائیل کا سلسلہ نبوۃ ایک خاص رنگ میں چلا × × × ان میں ایک عظیم الشان مرد خدا موسیٰ نام کھڑا کیا گیا × × × پھر حضرت موسیٰ کے بعد اس قوم میں بہت سے رسول اور نبی آئے × × × اسلئے وہ نبی × × × نئے نئے حالات پیش آمدہ کے مطابق شریعت کے بعض احکام میں بھی بحکم خداوندی کمی بیشی کرتے رہے × × × اس تغیر تبدل کی یا ترمیم کی نہایت واضح مثال ہم کو حضرت مسیح علیہ السلام کی حالت میں ملتی ہے × × × ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم تاکہ میں بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئیں حلال کر دوں لیکن انجیل جیسی کچھ موجودہ حالت میں ہے - قرآن کریم کی اس آیت کی خوب تفسیر کرتی ہے × × × قصاص کے مسئلہ میں ایک ترمیم کی - ایسا ہی طلاق کے مسئلہ میں بھی ترمیم کی - اور بعض دیگر مسائل میں بھی "

اس سے ثابت ہے - کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ہر ایک نبی حامل شریعت ہوتا ہے - حالانکہ حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے صحابہ کبار نے آپ کی زندگی میں یا عہد خلافت اولیٰ میں اس کے صریح خلاف لکھا ہے - مولوی محمد علی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے - وہ تراجم انجیل کی بناء پر لکھا ہے حالانکہ وہ عقلاً و نقلاً انہی تراجم سے غلط ثابت ہوتا ہے - مثلاً انجیل متی باب ۵ آیت ۱۷ " یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں - بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں - کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں - کہ جب تک آسمان اور زمین نہ ٹل جائیں - ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا - جب تک سب کچھ پورا نہ ہو " یہ مضمون مولوی محمد علی صاحب کے استدلال منقولہ صفحہ ۶۵ النبوۃ فی الاسلام کے بالکل مخالف ہے -

دوئم - طیبات کبھی حرام نہیں ہوتیں - بلکہ طیبات پر حرام کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا - مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں - انجیل نے طلاق کے مسئلہ میں ترمیم کی - قرآن مجید کو دیکھو - کہ قرآن مجید نے طلاق کے مسئلہ میں کہاں تک توریت کتاب حضرت موسیٰ سے اتفاق کیا ہے اگر قرآن مجید طلاق کے مسئلہ میں کتاب حضرت موسیٰ سے اتفاق رکھتا ہے - تو ثابت ہو گا کہ جو مولوی محمد علی صاحب نے تراجم سے لکھا ہے - وہ درست نہیں - کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کے مذہب سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ مسئلہ طلاق ایک وقت درست تھا - دوسرے وقت اس کی ترمیم ہوئی - تیسرے وقت پر پھر درست سمجھا گیا -

ہم کو اسبات کا اقرار ہے - اور یہ اقرار حضرت مسیح موعود کی تحریروں پر مبنی ہے - کہ سلسلہ موسوی کے وہ تمام نبی جو نبوت مبشرات کے ساتھ ممتاز کئے گئے تھے وہ ان مبشرات (مشمول بر ہدایات وحی و کتاب) کے پیرو تھے - جو ان پر نازل ہوئی تھیں - اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی - مگر ان میں سے کوئی بھی حامل احکام شریعت جدیدہ نہ تھے -

پس جبکہ حضرت موسیٰ کے بعد کے انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت از قسم مبشرات ہے - اور حضرت مسیح موعود کی بھی نبوت مبشرات ہے - تو پھر کسی کو کیا حق ہے کہ ان انبیاء کی نبوت اور حضرت اقدس کی نبوت میں فرق کرے - ہمارے نزدیک انعام ان تمام انبیاء کا ایک ہی قسم کا ثابت ہوتا ہے - غور تو کرو کہ جو اعتراض ۱۹۱۳ء میں منشی غلام حیدر صاحب پنشنر ہیڈ ماسٹر مصنف ٹریکٹ نامہ حیدری نے کیا تھا - وہی اعتراض آج مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء غیر مبائعین کرتے ہیں - کیا کوئی سعید روح ہے - جو اس مماثلت پر غور کرے - اور مولوی محمد علی صاحب کو توبہ دلائے - فتدبر -

الراقم - محمد سیف الدین احمدی حکیم سابق سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ڈیرہ غازیخان

رباعی

(از سید صادق حسین صاحب اٹاوہ)

زمین قادیاں ہے تختگاہ مُرسلِ یزداں
چڑھائی اسپہ جو کرتے ہیں وہ ہیں دشمن ایماں
حفاظت کے لئے جسکی خدا نے کر لیا وعدہ
عدو اللہ ہے اسکی تباہی کا عبث خواہاں

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

احمدی سپورٹس ورکس

چونکہ آج کل عام طور پر سپورٹس کی فرمیں بدنام ہوگئی ہیں - کہ مال اچھا سپلائی نہیں کرتے یہ بات ایک حد تک ٹھیک بھی ہے - کیونکہ عام سپورٹس والے اس کام کے اہل نہیں ہوتے - خریدار بیچاروں کو بہت نقصان کرنا پڑتا ہے - جس کی وجہ ان کی لمبی لمبی تحریریں ہوئی ہیں - ہم اپنے احباب اکرام کو خوشخبری دیتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ہم سپورٹس کے کام میں ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کار ہیں - اور مینوفیکچرز ہیں اور کسی صاحب کو سپورٹس کا مال مثلاً کرکٹ - بیٹ ہاکی - سٹک - ٹینس - ریکٹ - بیڈ منٹن اور فٹ بال وغیرہ وغیرہ کی ضرورت ہو - تو خود بھی منگا کر ملاحظ کریں - اور دوسرے لوگوں کو بھی ترغیب دیں - مال ہر طرح سے عمدہ اور بارعایت ہوگا - دوکانداروں سے خاص رعایت کی جائے گی - مال ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمادیں پوسٹ کارڈ آنے پر پرائس لسٹ مفت ارسال کی جائے گی -

سارٹیفکیٹ

میں آپ کا بہت بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے سپورٹس کا سامان بہت اچھا تسلی بخش سپلائی کیا ہے - اور ہم امید کرتے ہیں - کہ آئندہ بھی سپورٹس کا مال آپ سے منگایا کریں گے - نہایت مشکور ہوں - فقط

دستخط عبید اللہ - ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

خط کا پتہ صرف

تیم اینڈ کو سپورٹ ورکس سیالکوٹ شہر

پیتل کے کمانیدار آرسی والے سروتے

ہمارے کارخانہ کا ساختہ محراب دار سروتہ اپنی مضبوطی عمدہ وضع قطع ونقش ونگار کے باعث تمام ہند میں مشہور ہوچکا ہے جدت یہ ہے کہ خود بخود کھلنے کے علاوہ پھل پر مورنی بنا کر آرسی بھی لگائی گئی ہے کہ ایک نظر دیکھ کر دل خوش ہوجائے دھار پختہ اور آبدار لوہے کی لگتی ہے - دھوکے سے بچاؤ اصلی خریدو اور تحفہ تحائف میں دو - ۵ - آرسی والا عہ ۳ - آرسی والا عہ - ایک آرسی والا عہ - بلا آرسی والا عہ - ۲ - آرسی دار عہ - بلا آرسی عہ - محصول الگ

المشتہر :- شیخ محمد محی الدین سروتہ فیکٹری پانی پت

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی متعینہ میڈیکل کالج لکھنؤ

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کے لئے یکساں مفید - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر تعریف فرمائی ہے - اخبار کا حوالہ ضرور ہو - مجلد للعہ - غیر مجلد للعہ - محصول ڈاک کا منی آرڈر آنا ضروری ہے - کتاب وی پی نہ کی جائیگی -

المشتہر

سید عبد المجیب - محلہ نرہی - لکھنؤ

عجیب و غریب مرہم

مرہم المعروف بہ عیسیٰ یا مرہم حوارین

یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح علیہ السلام) کی یادگار ہے - جو ہر قسم کے زخموں - جراحتوں - چوٹوں - جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسوروں - دنبلوں - خنازیر - سرطان - طاعون - گھاؤ گنج - خارش - بواسیر - جانوروں کے کاٹ لینے - جل جانے وغیرہ کے لئے خصوصیت سے شفابخش اور لاثانی علاج ہے قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ - متوسط ڈبیہ عہ - ڈبیہ کلاں عہ علاوہ محصولڈاک -

ڈاکٹر نذیر حسین ایچ - ایم - بی تاجر مرہم عیسیٰ قادیان

دو بالکل نئی کتابیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی نئی نظمیں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ

گلزار معرفت کے نام سے چھپ گئی ہیں - اور ساتھ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی نظمیں شامل کی گئی ہیں احباب جلد منگالیں جیسہ کا انتظار نہ کریں ورنہ ..... قیمت ۶ر

گلدستہ حقانی مولوی علی احمد صاحب حقانی کی بے نظیر نظموں کا مجموعہ - جس کی سال بھر سے انتظار تھی - چھپ گیا ہے - تعداد تھوڑی ہے قیمت ۴ر

کتاب گھر قادیان

کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ

ردّ آریہ	ردّ عیسائیت	صداقت اسلام
آریہ دھرم ۴ر	چشمہ مسیحی ۳ر	کشتیٔ نوح ۵ر
قدامت روح ۴ر	برہان الحق ۳ر	آسمانی فیصلہ ۲ر
ساتن دھرم ر	ضیاء الحق ۲ر	ضرورت امام ۱ر
اوتار زمانہ ر	مسیح ہندوستان میں ۴ر	نشان آسمانی ۳ر
ست بچن ۱۱ر	محمد رسول اللہ ۱ر	توضیح مرام ۳ر
پیدائش عالم ۳ر	بائیبل کا پرچار ۱ر	چشمہ معرفت ۸ عہ
گئے کی عظمت ر	نور الحق ہر دو حصہ ۱۲ ۱ر	تحفہ گولڑویہ ۱۲ر
شدھی کی اشدھی ۲ر	انوار الاسلام ۴ر	فتح اسلام ۳ر
رسالہ گوشت خوری ۲ر	حق کا پرچار ۳ر	خطبہ الہامیہ عہ
کرشن لیلا ر	نبراسلام ۴ر	سراج منیر ۴ر
ویدوں کی تعداد ۱ر	عیسائی مذہب کا فوٹو ۱ر	براہین احمدیہ چار حصہ عاعہ

ملنے کا پتہ

محمد یامین تاجر کتب قادیان

ہندوستان کی خبریں

الہ آباد یونیورسٹی میں فہرستیا ور پولیٹکس کی تعلیم

سرہارکورٹ بٹلر نے گورنمنٹ کی طرف سے الہ آباد یونیورسٹی کو فہرستیا اور پولیٹکس کی تعلیم کا انتظام کرنے اور ایک پروفیسر رکھنے کے لئے امداد پیش کی ہے

نئے کمانڈر انچیف کی آمد

نئے کمانڈر انچیف لارڈ رالنسن اور ان کی لیڈی ۲۲ر نومبر کو دہلی پہنچ گئے +

پرنسپل اسلامیہ کالج نے معافی مانگ لی

مسٹر مارٹن پرنسپل اسلامیہ کالج نے اپنی اس چٹھی کے متعلق جو ان کی طرف سے حال میں سول میں شائع ہوئی تھی ۔ طلبار سے معافی مانگ لی ہے ۔

جمعیتہ العلماء ہند کا اجلاس

جمعیتہ العلمار کا اجلاس ۱۹ تا ۲۲ر نومبر ہوتا رہا صدر جلسہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی تھے ۔ دو دن اجلاس میں عوام کو دخل نہیں ہونے دیا گیا ۔ آخری دن چار ہزار کے قریب اشخاص جلسہ میں شامل تھے ۔ جنہیں مسٹر گاندھی ۔ علی برادران ۔ ڈاکٹر کچلو ۔ حکیم اجمل خان صاحب بھی شامل تھے ۔ جو تجاویز منظور ہوئیں ۔ ان میں مسلمانوں کو لباس اور فیشن مذہب کے مطابق اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ۔ ترکِ موالات کا مکمل نظام پاس ہوا ۔ علی گڈھ اور دیگر درس گاہوں کے ٹرسٹیوں کے فعل پر اظہار نفرت کیا گیا ۔ مسئلہ خلافت میں ہندوؤں کی امداد کا شکریہ ادا کیا گیا ۔ اور مسلمانوں سے استدعا کی گئی کہ وہ ہندوؤں سے اس حد تک موالات رکھیں ۔ جہاں تک کہ شریعت اجازت دے ۔ ایک تجویز اسلامی بیت المال کو قائم کرنے کے لئے بھی منظور کی گئی ۔

آزاد قومی یونیورسٹی کا افتتاح اور نصاب کی تیاری

علی گڈھ ۔ ۲۵ر نومبر ۔ مسلم نیشنل یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس ۱۲ر تاریخ کو زیر صدارت حکیم اجمل خان یونیورسٹی ہال میں ہوا ۔ ۲۸ ممبر موجود تھے ۔ حکیم اجمل خان (دہلی) صدر اور حاجی موسیٰ خان سکرٹری منتخب ہوئے ۔ تجویز ہوا کہ موجودہ یونیورسٹی کے نصاب کے ساتھ کام شروع کر دیا جائے ۔ اور اس میں ضروری ضروری تبدیلیاں کرلی جائیں ۔ اور علم دینیات بطور لازمی مضمون کے اس میں بڑھا دیا جائے ۔ یہ بھی تجویز ہوا ۔ کہ یونیورسٹی میں ہندو طالب علم بھی لئے جائیں جدید نصاب کے متعلق توقع ظاہر کی جاتی ہے کہ نئے سال سے نفاذ پذیر ہو جائیگا ۔ تجویز ہوا کہ ڈاکٹر اقبال سے درخواست کی جائے ۔ کہ پرنسپلی قبول کریں ۔ دس ہزار روپیہ کے ماہانہ خرچ کا سرسری تخمینہ کیا ۔ جسمیں بود و باش و خوراک شامل ہے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ڈاکٹر اقبال نے پرنسپلی قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔

خالصہ کالج امرتسر کی حالت

۲۲ر نومبر کو کالج کھلا ۔ ۱۲ پروفیسروں نے اسی وقت استعفے دیدیئے اور کام کرنے سے انکار کر دیا ۔ پرنسپل نے پنجاب کے دیگر کالجوں کے پرنسپلوں سے دریافت کیا ہے کہ آیا وہ اس کالج کے طالب علم اپنے کالجوں میں لینگے یا نہیں ۔ کیونکہ بہت سے طلبار نے انہیں مجبور کیا ہے ۔ کہ وہ انہیں کسی دوسرے کالج میں منتقل کر دیں ۔

پٹیالہ میں ہر قسم کے جلسے قطعی بند

ہمدم نے فتح کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے فرمان کے بموجب پٹیالہ میں عام منادی کر دیگی ہے ۔ کہ جو شخص تا حکم ثانی ریاست کی حدود کے اندر کوئی جلسہ کریگا ۔ وہ مجرم قرار دیا جاکر سخت سزا کا مستوجب ہوگا

مسٹر گاندھی اور اردو

مسٹر گاندھی نے بمبئی کرانیکل میں اردو کے طرفدار ہونے کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انکی رائے میں دیوناگری نہایت علمی اور مکمل رسم الخط ہے ۔ اور قومی رسم الخط بننے کی پوری اہلیت رکھتی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمان اسے منظور نہیں کر سکتے اسلئے تعلیم یافتہ لوگوں کو دونوں رسم الخطوں سے واقف ہونا چاہیئے ۔

امام الہند کا فتویٰ

گورنمنٹ پنجاب نے امام کا فتویٰ شایع کردہ مسٹر محمد سعید خان ساکن ضلع ہوشیارپور کو بحق سرکار ضبط کر لیا ہے ۔

پادریوں کی تنخواہ میں اضافہ

ہندوستان کے پادریصاحبان کی تنخواہوں میں گورنمنٹ نے اضافہ کا اعلان کیا ہے

نائب دیوان بڑودہ

آنریبل مرزا عباس بیگ سابق ممبر آل انڈیا کونسل نے ریاست بڑودہ میں نائب دیوان کا عہدہ قبول کر لیا ہے ۔

شہزادہ ڈنمارک

شاہزادہ ڈنمارک مع اپنی بیوی کے کولمبو پہنچ گیا ہے ۔

عیسائی اڈیٹر کی معافی منظور

اخبار ایپی فینی کے ایڈیٹر اور راقم مضمون کے خلاف جو مقدمہ ہندوؤں کی بیواؤں کے ہتک کرنے کے بارے میں ایک ہندو وکیل نے دائر کیا ہوا تھا ۔ اس کا خاتمہ ہو گیا ۔ کیونکہ مستغیث نے ملزمان کی معافی منظور کرلی +

اسلامیہ کالج لاہور اور احمدی طلبار

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ کالج کے وفادار طلبار اور خاصکر احمدی طلبار جو (صرف) ۳۵ ہیں ۔ کالج کو بچانے کے لئے نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں ۔ پرنسپل کالج گذشتہ چند دن سے وفادار طلبار کی ملاقات اور ان کی تنظیم و تربیت میں مشغول تھا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے ۔ کہ ۲۱۰ طلبار نے تحریری درخواستیں کالج میں پنجاب یونیورسٹی امتحان کی تیاری عدم تعاون کی مخالفت اور مسٹر مارٹن کی پرنسپلی کو منظور کرنے کی غرض سے پیش کر دی ہیں

جالندھر قسمت کا ہندوستانی کمشنر

پیسہ کا بیان ہے کہ رائے بہادر پنڈت ہری کشن کول صاحب سی آئی ۔ ای جو پنجاب کمشن کے ایک معزز رکن ہیں ۔ قسمت جالندھر کے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں +

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں خونی نظارے لنڈن ۲۲ر نومبر۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق اتوار کے روز ۲۰ آدمی ہلاک اور ستر آدمی زخمی ہوئے تھے گلوے میں ایک گاؤں جلا دیا گیا۔

ایک رات میں ۱۴ قتل ڈبلن (آئرلینڈ) میں ۲۱ر نومبر کی صبح کو سن فینیروں نے ۱۴ قتل کئے۔ ۱۴ حال وسابق فوجی افسر قتل کئے۔ اور ۶ زخمی ان کے علاوہ اور لوگ بھی قتل اور زخمی کئے گئے ہیں۔

کارک پارک کا ہنگامہ کروک پارک میں فٹ بال میچ ہو رہا تھا۔ فوج وہاں پہنچی تو سن فینیروں نے ان پر فائر کئے۔ اس پر لوگ قریب کے مکانات کی طرف بھاگے۔ سرکاری فوج نے ان کا تعاقب کیا۔ اور باڑیں چلائیں۔ یہ چھاپہ ہتھیاروں کی تلاشی لینے کی غرض سے تھا۔ میچ کو شروع ہوئے بیس منٹ گذرے تھے۔ فوج کے افسروں نے عورتوں اور بچوں کے چلے جانے اور مردوں کے وہاں ٹھہرنے کو کہا تاکہ ان کی تلاشی لی جائے۔ لیکن مرد بھی بھاگ نکلے۔ فوج والوں نے ان کے ٹھہرانے کے لئے باڑ چلائی۔ ۱۲ آدمی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوئے سو دیوار جو بھاگنے والوں نے پھینک دئے تھے۔ زمین پر سے اٹھائے گئے۔

عام گرفتاریاں لنڈن ۲۳ر نومبر۔ کل رات ڈبلن میں عام گرفتاریاں کی گئیں۔ تمام پیدل چلنے والے اور گاڑیاں۔ خاردار تار ڈال کر روک دئے گئے۔ اور سارے آئرلینڈ میں اسی قسم کی گرفتاریاں اور تلاشیاں ہو رہی ہیں۔

ڈبلن کے مقتولین ایک جہاز کے ذریعہ لنڈن میں لائے جائیں گے۔ تاکہ ان کا جنازہ احترام کے ساتھ نکالا جائے۔

سرکاری آدمی کی کھوپڑی پر سو پونڈ انعام

لنڈن ۔ ۲۳ر نومبر۔ سر ہمر گرینوڈ نے دار العوام میں کچھ معاملہ آئرلینڈ کی بحث کے دوران میں کہا۔ کہ آئرلینڈ کی باغی فوج کے دفتر سے بعض حالات میں سپاہی اور فوجی کی ایک ایک کھوپڑی کے لئے سو پونڈ انعام مقرر کر رکھا ہے۔ اور ساڑھے تین ہزار پونڈ اسلحہ کی خرید پر خرچ کئے گئے ہیں۔ نیز بعض باتیں معلوم ہوئی۔ کہ سن فینیروں نے لورپول کی جہازوں کی گودی اور مانچسٹر کے بجلی گھر اور پمپ گھر کی تباہی کے منصوبے باندھ رکھے تھے۔

مسٹر ایسکوئتھ کا حملہ حکومت برطانیہ پر

نیشنل لبرل کلب میں مسٹر ایسکوئتھ نے دوران تقریر میں آئرلینڈ کے انتقامات کے متعلق گورنمنٹ پر ایک نہایت تند حملہ کیا۔ اور کہا کہ آئرلینڈ میں پولیس اور فوج بطور محافظ امن نہیں رکھی گئی بلکہ وہ جبر و تشدد کے عمال ہیں۔ انصاف کی جگہ اندھا دھند بے رحمانہ اور بلا تخصیص انتقام کی پالیسی برتی جاتی ہے۔ اور کہا کہ وہ اسوقت تک چین نہ لینگے۔ جب تک برطانیہ کے لوگوں پر یہ واضح نہ کر دیں۔ کہ ان کے نام پر کس قدر بے عزتی ہو رہی ہے۔

متفرق خبریں

کیا شرائط ٹرکی پر پھر نظر ثانی ہوگی

لنڈن ۲۲ر نومبر۔ یونان کے واقعات کی وجہ سے ٹرکی کی شرائط صلح پر پھر نظر ثانی کرنے کا سوال پیدا ہوگیا ہے۔ اناطولیہ کوچک میں یونانی فوجوں کی حالت خراب ہے۔ دوسری طرف ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ ایم رالیس کی گورنمنٹ نہ صرف ایم وینزیلوس کی غیر ملکی پالیسی کو جاری رکھیگی۔ بلکہ یونانی فوجوں کو پھر کمال پاشا پر حملہ جاری کرنے کا حکم دیگی۔

آرمینیا کو اتحادی امداد

لنڈن ۲۲۔ نومبر۔ جنیوا کی خبر ہے کہ لیگ اقوام نے مباحثہ کے بعد آرمینیا کو مدد دینے کی تجویز کو پاس کر دیا ہے۔

سر مائیکل اڈوائر کا استعفا

سر مائیکل اڈوائر نے اکتوبر سے انڈین سول سروس سے استعفا دیدیا ہے۔

ضروری اعلان

چونکہ انجمن کا نیا مالی سال اکتوبر گذشتہ سے شروع ہوگیا ہوا ہے۔ اور علاوہ ماہواری اخراجات کثیر کے جلسہ سالانہ کا موقع مبارک بہت ہی قریب آ رہا ہے۔ اسکے اخراجات پورے کرنے میں بارہ ہزار روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ جو بہت جلد یہاں آجانا چاہیئے۔ اخراجات جلسہ سالانہ کی رقم انجمنوں کی حیثیت کے لحاظ سے تقسیم ہوئی ہے جس کی اطلاع جلد ہی بھیجدی جائیگی۔ اور امید ہے کہ ذمہ دار احباب جلسہ سے پہلے پہلے اپنی اپنی انجمن کے ممبروں سے فراہم کر کے روانہ کر دینگے۔ اب کی مرتبہ سالانہ اخراجات جلسہ کے چندہ کا بھی علیحدہ اعلان کیا جائیگا۔

اسوقت فصل خریف کا موقع ہے۔ اس لئے میں جملہ زمیندار احباب کی خدمت میں خصوصیت سے ملتمس ہوں کہ وہ اپنی ہر ایک قسم کی خدا داد پیداوار سے شرح کے مطابق چندہ دیں اور دوسروں سے بھی جمع کریں۔

باقاعدگی چندہ میں دوست کہاں تک کوشش کرتے ہیں اس کی نگرانی اور رپورٹ کے لئے انشاء اللہ ہمارے انسپکٹر ہر جگہ دورہ کرینگے۔ تاکہ ہر مقام کے احباب کی کوششوں کو دیکھیں۔ اور ان کے متعلق رپورٹ کریں۔ فراہمی چندہ کا کام خود عہدہ داران و دیگر ذی اثر احباب ہی کا ہے انسپکٹر صرف انکو ہدایات دینے اور حساب و کتاب دیکھنے کے لئے جائینگے۔

ضلع شاہ پور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی آبادی بہت ہے۔ اور اچھی حالت میں ہے۔ اور ابھی حال میں چودہری حاکم علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو لیکر منشی محمد نصیب صاحب ایک تبلیغی دورہ بھی کر آئے ہیں۔ اور احباب نے خاص طور پر شرح کے مطابق چندہ بھی لکھایا۔ اس کی باقاعدہ تعمیل کا انتظام امید ہے کہ ہر جگہ منتظم دوستوں نے فصل خریف سے ہی کر لیا ہوگا۔ اس کے دیکھنے کے لئے شیخ محمد نصیب صاحب سب سے پہلے ضلع شاہ پور بھیجے جاتے ہیں۔ وہاں سے فارغ ہوکر وہ دوسرے مقامات پر بھی جائینگے جہاں بھی وہ جائیں۔ احباب انکی امداد کریں۔ اور اپنے حسابات انکو

[illegible] ناظر بیت المال قادیان

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)